نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان قومی اتحاد سے علیحدگی اور اس میں انتشار و افتراق کی کوششوں کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ پاکستان کے غیور مسلمانوں نے تاریخ کی بے مثال قربانیوں کا مظاہرہ کرکے پاکستان قومی اتحاد کا اگر ساتھ دیا تھا تو ان کے پیش نظر صرف ایک جابر و ظالم حکمران کے طوق غلامی سے گلو خلاصی نہیں تھی، بلکہ وہ بعد از خرابیٔ بسیار اس نتیجہ پہ پہنچ گئے تھے کہ اس ملک کے (جسکی تاسیس لا الٰہ الا اللہ کی حکمرانی کے نعروں پہ ہوئی) تمام مسائل اور مشکلات کا حل صرف شریعت اسلامیہ کے نفاذ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے متعین کردہ نظام حیات کے نفاذ میں ہے۔ اسی جذبہ نے تحریک نظام مصطفٰی کی شکل اختیار کی اور اس جذبہ نے قوم سے ایثار و ہمت اور قربانی کا وہ مظاہرہ کروایا جس کی مثالیں برصغیر میں کم ملتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ قوم اپنی اس بیلاۓ مقصود سے ابھی ہمکنار نہیں ہوئی، اب جو رہنما قوم کے سیٹے پیٹے قافلہ کو راستہ ہی میں چھوڑ کر اپنی راہ و منزل الگ کر دینا چاہتے ہیں، اسے کسی طرح نہ تو عقلمندی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے نہ ملک و ملت سے وفاداری اور خیر خواہی سے۔ ایسا کرنا بلاشبہ قوم کی ان لا مثال قربانیوں کا منہ چڑانا ہوگا اور تاریخ ایسے لوگوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ پاکستان کا المیہ یہی نفاق، عہد شکنی، خود غرضی اور ہوس زر و اقتدار ہے جس نے اس ملک کو مسائلستان بنا رکھا ہے۔

—— بہرحال احتساب کا عمل انتخابات کے ساتھ ساتھ اس یوم موعود کو بھی دور کرتا جا رہا ہے جس کا قومی اتحاد کے مخلص رہنماؤں نے قوم سے وعدہ کیا تھا اور جس دن کے حسین تصورات نے قوم کے جیالوں کو جان کا نذرانہ پیش کرنے پہ مجبور کیا۔ افسوس کہ صدیوں بعد ایک فضا بنی تھی ایک ماحول ایک جذبہ اور ایک ولولہ اسلامی نظام حیات کے لئے پیدا ہو گیا تھا۔ مگر اس قوم کی نیرنگیٔ تقدیر سے اس پہ تاخیر و تعویق کے گہرے بادل چھا رہے ہیں۔ ہمارے موجودہ سربراہ جنرل ضیاء الحق صاحب کے دل میں اسلام کی تڑپ ہے تو انہیں احتساب کے ساتھ ساتھ ایک ایک لمحہ غنیمت سمجھ کر اسلام کے اجراء و تنفیذ کو اولین اہمیت دینی چاہئے۔ ہماری معزز اسلامی مشاورتی کونسل (جس پہ اب بحمد اللہ قوم کا اعتماد ہے) کو اپنا فریضہ صرف "سفارش" تک نہیں بلکہ سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کی صورتیں نکالنی چاہئیں۔ قوم کی آس خدانخواستہ یاس میں نہ بدل جائے۔ اگر موجودہ کونسل اب بھی گھنٹوں اور دنوں کے حساب سے رقص و سرود جیسے صریح محرمات پہ مشق سخن کرے اور ابھی معاملہ صرف عہد و پیمان کی تجدید تک محدود ہو تو اس ملک میں اسلام کے عملی نفاذ کی صورتیں آخر کب پیدا ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نئی انتظامیہ کو توفیق دے کہ وہ جلد از جلد اس حیران و سرگرداں قوم کو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نظام رشد و فلاح سے ہمکنار کر سکے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق

Madrasah Arabiyyah Islamiyyah

NEW TOWN, KARACHI-5, PAKISTAN

PHONES: OFF: 413570. RES: 74162

المدرسة العربية الإسلامية

كراتشي رقم (٥) باكستان

REF

DATE

۲۳ ذوالحجہ ۹۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی مقام محترم مولانا عبدالحق صاحب ادام اللہ عزکم

و متعنا بکم و اجزل لکم الاجر الجزیل و الہمکم الصبر الجمیل

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ معلوم ہو کر انتہائی صدمہ ہوا کہ والدہ محترمہ رحلت فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت و رضوان سے سرفراز فرمائے اور آپ کو اور تمام اعزہ کو صبر جمیل و اجر عظیم سے نوازے۔ یہ صحیح ہے کہ آپ ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو گئے جن کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے تھے بہرحال سب کو جانا ہے بجز انقیاد اور چارہ کیا ہے۔ برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب سے ایک ملاقات ہوئی تھی دوسری ملاقات کا انتظار تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ برادر موصوف یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی فوراً روانہ ہو گئے۔ خدا کرے گرامی قدر بخیر ہوں۔ والسلام

محمد یوسف بنوری عفی عنہ